نعت ومناقب کا شاندار مجموعہ

مصباح نور

حسب منشاء

پیر طریقت مفتی ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری مداری

مرتب

محمد نستعین خان مداری شمس تبریز مداری

ناشر

مدار بک ڈپو

دار النور مکن پور شریف کانپور

DESIGN BY MA GRAPHIC 6399952703

PDF BANWANE K LIYE HAMARE CONTACT NUMBER PAR SAMPARK KARE

MADAARI MEDIA

دم مدار بیڑا پار

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیۓ

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

نعت ومناقب کا شاندار مجموعه

مِصبَاحِ نُور

حسبِ منشاء

پیر طریقت مفتی ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری مداری

مرتب

محمد نستعین خاں مداری شمس تبریز مداری

ناشر

مدار بک ڈپو

دار النور مکن پور شریف، کانپور

Mob. 9793347086

2

حمد

از۔ حضرت حکیم سید محمد ولی شکوہ مداری مکن پوری

حمد تیری کس زباں سے ہم کریں اے کردگار
تیرے خود اوصاف سے ہے تیری مدحت آشکار
قادرِ مطلق ہے تو ہر شے پہ تیرا اختیار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

یہ فضائیں یہ ہوائیں یہ زمین و آسماں
ماہتاب و مہر و انجم تیری قدرت کے نشاں
اور گواہی دے رہی ہے گردشِ لیل و نہار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

تو ہی ہے معبودِ برحق تو ہی ہے سب کا کفیل
چارہ سازِ دل فگاراں تو ہی ہے ربِّ جلیل
تیرے الطاف و عنایت کا نہیں کوئی شمار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

ناتواں دل کا سہارا ہو ترا فضل و کرم
مرحلوں میں زندگی کے ہم رہیں ثابت قدم
ہو ہماری زیست کا تیری رضا پر انحصار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

دل دیا تو درد دے جذباتِ سوز و ساز دے
تا حدِ عرشِ معلیٰ آہ کو پرواز دے
زندگی کا ہر نفس ہو تیری عظمت پر نثار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

کارسازی کے تصدق دل وہ کر یارب عطا
جس کی قسمت بن گئی ہو الفتِ خیرالوریٰ
آل و اصحابِ نبی کا بخش دے ہم کو شعار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

از رہِ بندہ نوازی ہم کو یہ توفیق دے
تیری الفت کے سوا دل میں نہ کچھ باقی رہے
دم بہ دم آئے یہی اپنی زباں پر بار بار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

آخری دل کی تمنا ہے ولؔی کی یا خدا
زیست کا اسلام پر ایمان پر ہو خاتمہ
ہو یہی لب پر اٹھیں مرقد سے جب روزِ شمار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

نعت پاک

از۔حسان الہند علامہ ادیب مکن پوری

نوری چہرہ روشن آنکھیں ابرو دوخم دار کمانیں گیسو گھونگھر والے ہوں گے
آقا کی یہ شان ہے کافی قبر میں یہ پہچان ہے کافی چاروں سمت اُجالے ہونگے

ہوگی قیامت حشر کی گرمی جوشے ہوگی تپتی ہوگی سب ہی کہیں گے نفسی نفسی
ہم سے سورج کا کیا رشتہ ہم تو اس دن اپنے نبی کا دامن سر پر ڈالے ہونگے

جب وہ نوازش فرمائینگے ہم کو مدینے بلوائیں گے اس حالت میں جائیں گے
الجھے الجھے گیسو ہونگے آنکھوں میں کچھ آنسو ہوں گے اور پاؤں میں چھالے ہونگے

حشر میں ان کی شان یہ ہوگی اور شکل احسان یہ ہوگی سب سے بڑی پہچان یہ ہوگی
ساتھ میں ان کے سچے ہونگے کچھ لاوارث بچے ہونگے کچھ گودی کے پالے ہونگے

6

نائب شہہ صدیق اکبر اور عمر عثمان و حیدر حسنین وسلمان وابوذر
ہر پیاسے کی پیاس بجھانے گردِ کوثر پینے پلانے جمع سبھی متوالے ہونگے

بزم دوعالم آج سجی ہے ہر اک بگڑی بات بنی ہے ہر جانب اک دھوم مچی ہے
جھومتی ہیں پرنور فضائیں کہہ کے چلی ہیں مست ہوائیں آقا آنے والے ہونگے

ہوگی ادیبؔ جب ان کی رحمت مجھ پہ وہ فرمائیں گے شفقت ہائے وہ کیسی ہوگی ساعت
ان کے لبوں پر ہوگا تکلم کھیلتا ہوگا نورِ تبسم اپنے لبوں پر تالے ہوں گے

نعت پاک

از۔ حسان الہند علامہ ادیب مکن پوری

ہم ہجر کی کالی راتوں میں اکثر یہی سوچا کرتے ہیں
کچھ ایسے بھی ہیں جو شام وسحر نظارۂ طیبہ کرتے ہیں

معلوم نہیں کن ذروں کو قدموں سے نوازا ہو تم نے
ہم اس لئے خاکِ طیبہ کے ہر ذرہ پہ سجدہ کرتے ہیں

جب گنبد خضریٰ دیکھا تھا کیوں مر نہ گئے کیوں مٹ نہ گئے
ہم لوٹ کے آنے والوں سے اکثر یہی پوچھا کرتے ہیں

کیا جانے حیات دو روزہ پھر اتنی مہلت دے کہ نہ دے
ہم آج یہیں سے تجھ کو سلام اے گنبد خضریٰ کرتے ہیں

دیوانو! اٹھو کچھ عرض کرو، یہ وقت نہیں چپ رہنے کا
سنتے ہیں کہ اپنی محفل میں سرکار خود آیا کرتے ہیں

جب ذکر کی محفل جمتی ہے کہتے ہیں فرشتے آقا سے
سرکار توجہ فرمائیں دیوانے تماشا کرتے ہیں

دیوانہ عشق ختم رسل شائد یہ تجھے معلوم نہیں
اس طرح تڑپنے سے تیرے سرکار بھی تڑپا کرتے ہیں
وہ بزم سجی اور وہ آئی آواز ادیب خستہ کی
عشاق نبی جس کی نعتیں سنتے ہیں تو رویا کرتے ہیں

نعت پاک

از۔حسان الہند علامہ ادیب مکن پوری

بنام رند طیبہ حوضِ کوثر جاگ جاتا ہے
شراب انگڑائیاں لیتی ہے ساغر جاگ جاتا ہے
نگاہوں میں ہر اک طیبہ کا منظر جاگ جاتا ہے
میں جب سوتا ہوں کوئی میرے اندر جاگ جاتا ہے
اذاں دیتے ہیں جب پہل پہل فاروق کعبے میں
جہاں کہتا ہوا اللہ اکبر جاگ جاتا ہے
وہ نورِ کُل ہیں اُن کی نوم و بیداری ہی کیا لیکن
علی کا اس بہانے سے مقدر جاگ جاتا ہے

جب آتا ہے کبھی موقع رسالت کی گواہی کا
تو دستِ کفر میں ہر ایک پتھر جاگ جاتا ہے
منور ہے دلِ سلمان انوارِ رسالت سے
بفیضانِ نظر قلبِ ابوذر جاگ جاتا ہے
ادیبؔ آتی ہے جب بادِ صبا سمتِ مدینہ سے
دلِ مہجور میں اک شورِ محشر جاگ جاتا ہے

نعت پاک

از۔حسان الہند حضرت علامہ ادیبؔ مکن پوری

مصطفٰے صل علٰی صل علٰی صل علٰی
مرحبا صل علٰی صل علٰی صل علٰی
تو وہ شہکار کہ خالق بھی بنازِ تخلیق
کہ اٹھا صل علٰی صل علٰی صل علٰی
ابتدا مدحِ پیمبر کی کلامِ باری
انتہا صل علٰی صل علٰی صل علٰی

ہر عمل ایسا کہ مستوجب وحئ یوحیٰ
ہر ادا صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

روزِ تخلیق فرشتوں کے سوالوں کا جواب
تو ہی تھا صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

کاش نکلے نہ زباں سے ہی مری تا دمِ مرگ
ماسوا صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

تیرا منہ دیکھیں گے محشر میں شفاعت کیلئے
انبیاء صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

کیا فرشتوں کو سوالات کی زحمت دیتا
کہہ دیا صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

نا امیدی کی فضاؤں میں اگر ہے تو ادیبؔ
آسرا صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

نعت پاک

از۔حسان الہند حضرت علامہ ادیب مکن پوری

نہ کوثر نہ جنت کا در ڈھونڈتی ہے
محمد کو میری نظر ڈھونڈتی ہے

سکوں چاہتی ہے تو چشمِ ملک بھی
کفِ پائے خیرالبشر ڈھونڈتی ہے

خبر دیکھنا کیا مدینے سے آئے
دُعا آج اپنا اثر ڈھونڈتی ہے

تمنائے دل کی جسارت کو دیکھو
حضوری میں جائے گزر ڈھونڈتی ہے

بصد آرزو اب مری شامِ فرقت
جو طیبہ میں ہو وہ سحر ڈھونڈتی ہے

غلامی شاہِ دوعالم جہاں میں
بلالِ حزیں کا جگر ڈھونڈتی ہے

بڑھانے کو توقیر انسانیت کی
رسالت لباسِ بشر ڈھونڈتی ہے
ادیبؔ خطاکار کو روز محشر
شفیع الوریٰ کی نظر ڈھونڈتی ہے

نعت پاک

از۔استاذالشعراءعلامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

اُجالوں کا انوکھا اک سمندر ہم نے دیکھا ہے
جمالِ گنبدِ خضریٰ کا منظر ہم نے دیکھا ہے
رُکی تھی جس جگہ جاکر سواری اپنے آقا کی
ابو ایوب انصاری کا وہ گھر ہم نے دیکھا ہے
جوارِ گنبد خضریٰ تو ہے ہی نور کا ساگر
مدینے کا ہر اک ذرہ منور ہم نے دیکھا ہے
اگر بوجہل جھٹلائے کہیں معراج کا قصہ
تو بے دیکھے کہیں صدیق اکبر ہم نے دیکھا ہے

صدا یہ آرہی ہے دوستو طائف کی وادی سے
خدا شاہد ہے رحمت کا سمندر ہم نے دیکھا ہے
ہمیں بھائے گی کیا تاجِ شہنشاہی کی تابانی
جہاں والو! جمالِ فقرِ بوذر ہم نے دیکھا ہے
سمایا ہے خیالوں میں ہمارے اس قدر آقا
کہ بے دیکھے بھی لگتا ہے ترا در ہم نے دیکھا ہے
نہ پوچھو حال کیا تھا دل کی بیتابی کا اے مصباحؔ
دمِ رخصت سوئے طیبہ جو مڑ کر ہم نے دیکھا ہے

نعت پاک

از۔استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

ہیں ڈراتی ہجر کی پرچھائیاں میرے نبی
مار ڈالیں گی مجھے تنہائیاں میرے نبی
میں نے مانا میں تو عاصی ہوں مگر محشر کے دن
کیسے دیکھوگے مری رسوائیاں میرے نبی

بھیگے سُر میں گنگناتی ہیں تری فرقت کا راگ
چشم تر کی بے صدا شہنائیاں میرے نبی

اہل دانش پر ہیں ظاہر روز روشن کی طرح
آپ کے اقوال کی سچائیاں میرے نبی

اور بڑھ جاتا ہے آقا دردِ مہجوری مرا
چلتی ہیں طیبہ کو جب پروائیاں میرے نبی

چھوٹنے لگتی ہے ہاتھوں سے تمناؤں کی ڈور
بے کسی لیتی ہے جب انگڑائیاں میرے نبی

لہلہاتی ہیں جہاں خلدِ بریں کی کیاریاں
الاماں خضریٰ کی وہ انگڑائیاں میرے نبی

نعت گوئی کا سلیقہ آگیا مصباؔح کو
آپ کی ہیں یہ کرم فرمائیاں میرے نبی

نعت پاک

از۔ استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

بجھا چراغ ہوں تو مجھ کو روشنی دے دے
مرے خدا مجھے عشق محمدی دے دے

غمِ رسول ہے سرمایۂ خوشی یارب
ہمارے دل کو یہ سرمایۂ خوشی دے دے

وہ جس پہ آئے ترس رحمتِ دوعالم کو
مری حیات کو تو ایسی بے کسی دے دے

ہلاکتوں سے بچالے ہمیں تو اے مالک
غرور چھین لے اور جوہر خودی دے دے

نبی کی آل میں پیدا کیا ہے شکر ترا
مگر دُعا ہے کہ کردارِ فاطمی دے دے

زمانہ کیوں نہ غلامی پہ اس کی ناز کرے
خطاب مولیٰ کا جس کو مرا نبی دے دے

نبی کے نام پہ مانگے کوئی بھکاری اگر
نہ کیوں خزانوں کی کنجی اُسے غنی دے دے
ہے چاہئے نہیں مصباحؔ کو شہنشاہی
اسے نبی کے غلاموں کی نوکری دے دے

نعت پاک

از۔ استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

جگمگاتا ہے ہر ایک گوشہ ذرے ذرے میں تابندگی ہے
نور کا وہ گگن ہے مدینہ کہکشاں جس کی ہر اک گلی ہے
ماورئ در کہ انسانیت سے عظمتِ عاشقانِ نبی ہے
کوئی صدیق فاروق کوئی کوئی عثمان کوئی علی ہے
مصطفےٰ جارہے ہیں سوئے رب کتنی روشن ہے معراج کی شب
فرش سے عرش تک چار جانب روشنی روشنی روشنی ہے
اللہ اللہ یہ آقا کی رحمت کس قدر تھی انہیں فکر اُمت
قبر میں بھی نبی کے لبوں پر اُمتی اُمتی اُمتی ہے

دور ہیں ہم دیارِ نبی سے موت بہتر ہے اِس زندگی سے

جو مدینے کی گلیوں سے گزرے بس وہی زندگی زندگی ہے

دیکھ کر بارگاہِ رسالت دم بخود ہے جنونِ عقیدت

باادب ہے ہراک دل کی دھڑکن ہوش میں جوشِ دیوانگی ہے

تو ہے مصباح دُھندلا سا درپن کیا تری فکر اور کیا ترا فن

مدحتِ مصطفیٰ کی بدولت رنگ لائی تری شاعری ہے

نعت پاک

از۔استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

جنوں طیبہ کا سر میں ، پاؤں میں زنجیرِ مجبوری

میں سر سے پاؤں تک لگتا ہوں اک تصویرِ مجبوری

مری بے اختیاری کی خبر پہونچی مدینے تک

تعالی اللہ دیکھے تو کوئی تاثیرِ مجبوری

بلال و بوذر و سلمان کو سینے سے چمٹا کر

بڑھائی ہے مرے سرکار نے توقیرِ مجبوری

ملی مجھ کو نہ اب تک احمدِ مختار کی چوکھٹ
لکھی ہو جیسے ماتھے پر مرے تحریرِ مجبوری

ہجوم یاس و حسرت اور کسک ہجرِ مدینہ کی
ہیں پیوستہ ہمارے دل میں کتنے تیرِ مجبوری

رضا مقصود ہو تم کو جو مختار دوعالم کی
نہ کرنا بھول کر بھی تم کبھی تحقیرِ مجبوری

توکل کی چٹانوں پر فقیری کی بناء رکھ کر
عجب انداز سے بوذر نے کی تعمیرِ مجبوری

جو اے مصباحؔ دکھلایا نبی نے اختیار اپنا
عمر نے پھینک دی ہاتھوں سے ہے شمشیرِ مجبوری

نعت پاک

از۔استاذالشعراءعلامہ سید مصباح المرادمداری مکن پوری

حاصلِ قرآں کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کعبۂ ایماں کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کس کو بنایا ہے مالک نے مختار کونین
کس کو ملا بتلاؤ ذرا قرب قاب قوسین
عرش کا مہماں کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کس کے پاؤں کی دھول بنی ہے اہلِ نظر کو چندن
کس کے پسینے کی خوشبو سے مہکے گلشن گلشن
خلد بہ داماں کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کون ہے بن کے آیا جہاں میں رحم و کرم کا سنگم
کس نے لگایا مظلوموں کے زخمی دلوں پر مرہم
درد کا درماں کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کی تپتی دھوپ میں کس کا دامن کام آئے گا
کون ہماری پیاس پہ جام کوثر چھلکائے گا
شافع عصیاں کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کس کے خیالوں میں گم ہو کر کھلتے ہیں اسرار
کس کے ذکر سے مل جاتا ہے بیکل دل کو قرار
تسکینِ جاں کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن و ملک حور و غلماں سب کس پر ہیں قربان
کس کی بلندی دیکھ کے سدرہٰ کا پنچھی ہے حیران
ایسا انساں کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کو اس طور سے بھی جینے کی ادائیں دی ہیں
یہ تو بتاؤ پتھر کھا کر کس نے دعائیں دی ہیں
پیکرِ احساں کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کس کے سر پر رب نے رکھا محبوبی کا تاج
کس نے کیا مصباح جہاں میں سب کے دلوں پر راج
فخرِ سلیماں کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نعت پاک

از۔ استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

بنی ہے سرمۂ چشمِ فلک مٹی مدینے کی
فرشتوں کے ہے ماتھے کی چمک مٹی مدینے کی

اگر تو عرش اعظم کی حقیقت دیکھنا چاہے
لگا آنکھوں میں اپنی بے جھجک مٹی مدینے کی

کبھی مل جائیں بوسے کے لئے نعلین آقا کی
ہے رکھتی دل میں اب بھی یہ للک مٹی مدینے کی

شب اسریٰ لپٹ کر دامنِ نور مجسم سے
گئی ہے منزل قوسین تک مٹی مدینے کی

خدایا قبر کی تاریکیاں مجھ کو نہ چھو پائیں
مرے ماتھے کو دے ایسی چمک مٹی مدینے کی

غبارِ خاک طیبہ سے فضائیں مہکی مہکی ہیں
بکھیرے ہے یہ کس گل کی مہک مٹی مدینے کی

اسی کے رنگ کی مصباح رنگت ہے دو عالم میں
ہے چرخِ دہر پر نوری دھنک مٹی مدینے کی

نعت پاک

از۔ استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

کہتا ہے نور والے کو اپنا سا آدمی
کس درجہ گر گیا ہے یہ مٹی کا آدمی

رکھتا سدا جو اسوۂ سرکار پر نظر
واللہ پھر یہ آدمی بن جاتا آدمی

صدیق و عادل و غنی مولائے کائنات
ان کے کرم کے صدقے بنا کیا کیا آدمی

حیراں ہے دیکھ کے جبریل سا ملک
عظمت سمجھ سکے تری کیا مجھ سا آدمی

ہوتی اگر نگاہ میں صلحِ حدیبیہ
ہر مسئلہ سلیقہ سے سلجھاتا آدمی

معراج مصطفائی کا پہنے ہوئے لباس
قوسین کے مقام تلک پہونچا آدمی

رکھی ہیں سر پہ عرش نے بھی اس کی جوتیاں
اشرف ہے جس کے صدقے میں کہلاتا آدمی

ہوتا اگر نہ چہرۂ سرکار سامنے
کتنا اندھیری قبر میں گھبراتا آدمی

مصباؔح ان پہ پڑھتا رہے انگنت درود
چاہے اگر نجات کا پروانہ آدمی

نعت پاک

از۔استاذالشعراءعلامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

کاش وہ نور کا بہتا ہوا دریا دیکھیں
میری آنکھیں بھی کبھی گنبد خضریٰ دیکھیں

اب جو مالک کبھی ہم کوئی بھی سپنا دیکھیں
بس یہ حسرت ہے کہ سرکار کا جلوہ دیکھیں

کُل کے مختار ہیں باندھے ہیں شکم پر پتھر
میرے آقا کی ادا قیصر و کسریٰ دیکھیں

آج سر گرم نظارہ نظر آتے ہیں ملک
آرزو سب کی ہے معراج کا دولہا دیکھیں

ہر گھڑی ساتھ ہے دردِ غمِ احمد میرے
یہ الگ بات کہ سب مجھ کو اکیلا دیکھیں

اے خدا ایسے بھی دن آئیں کہ ہم بھی جا کر
شام مکّے کی مدینے کا سویرا دیکھیں

ان کو مصباح اندھیروں کا بھلا خوف ہو کیا
قبر میں اپنی جو سرکار کا جلوہ دیکھیں

نعت پاک

از۔ استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

آپ ہیں ختم رسل آپ ہیں محبوبِ خدا
مصطفٰے صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

مشک و عنبر ترے تلووں کا غسالہ مانگیں
چاند سورج رُخِ روشن سے اُجالا مانگیں

زلفِ واللیل سے شرمائے ہے ساون کی گھٹا
مصطفیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

تیرے سر پرورفعنا لک زکرک کا تاج
انبیاء پیش کریں تجھ کو عقیدت کا خراج
تیرے تلوؤں سے ملے آنکھیں مکینِ سدریٰ
مصطفیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

دشمنوں پر بھی یہ الطاف و کرم کیا کہنا
آج انگشت بدنداں ہے ستم کیا کہنا
تو نے زخموں کے عوض دی ہے ہدایت کی دُعا
مصطفیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

تم نہ ہوتے تو زمیں ہوتی نہ ہوتا یہ فلک
انس و جن ہوتے کہیں اور نہ کہیں حور و ملک
رب کونین کا فرمان ہے لولاک لما
مصطفیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

باعثِ فخرِ رُسل نازشِ یزداں تم ہو
یا نبی مصحفِ قرآن کا عنواں تم ہو
تم ہی مزمل و مدثر و یٰسٓ طٰہٰ
مصطفےٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

نفسی نفسی کا وہ عالم وہ تپش وہ ہیبت
کوئی دیکھے بھی کسی کو کہاں اتنی مہلت
تم نہ ہوتے کہیں محشر میں تو پھر کیا ہوتا
مصطفےٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

التجا ہے مرے سرکار کرم فرمائیں
ہر گھڑی ذکر انہیں کا ہو انہیں کی یادیں
میری ہر سانس سے اے کاش یہی آئے صدا
مصطفےٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

لَو لگائے ہوئے ہیں آپ سے مصباحؔ ولی
اس کی جانب بھی ہو سرکار نظر رحمت کی

پرتو نور ازل شمعِ شبستانِ حرا
مصطفیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

نعت پاک

از۔ استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

عبث ستاروں کی جستجو میں یہ عمر ساری بسر ہوئی ہے
ملا جو نقش قدم نبی کا تو زندگی معتبر ہوئی ہے

کرشمۂ اختیار دیکھو یہ ہم غریبوں سے پیار دیکھو
اِدھر جو تڑپا ہے دل ہمارا اُدھر نبی کو خبر ہوئی ہے

تمہاری زلفوں کی وہ سیاہی کہ شام کا ہے وجود جس سے
تمہارے رخسار کی سفیدی بنائے حسنِ سحر ہوئی ہے

لحد ہو یا پل صراط و میزاں ہماری خاطر شفیع عصیاں
تمہاری رحمت ہر ایک منزل پہ بڑھ کے سینہ سپر ہوئی ہے

جو دیکھا نور جمال سرور فلک نے تارے کئے نچھاور
گئے ہیں جب سوئے عرش آقا تو کہکشاں رہگزر ہوئی ہے

لگایا جب نعرۂ رسالت تو کھل گیا ہے درِ اجابت
دیا ہے جب واسطہ نبی کا تو ہر دُعا باا ثر ہوئی ہے
ہر ایک دل میں ہے اسکی چاہت ہر اک نظر میں ہے اسکی عزت
تمہاری اک چشمِ لطف جب سے حضور مصباحؔ پر ہوئی ہے

نعت پاک

از۔ استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

اے میرے سرکار مجھ کو رکھنا برائیوں سے بچا بچا کے
نہ کر دے گمراہ یہ زمانہ سہانے سپنے دکھا دکھا کے
ہمارا حالِ خراب جا کر بچشمِ نم مصطفیٰ سے کہنا
صبا چلی تو ہے سوئے طیبہ تو ہم سے دامن چھپا چھپا کے
کرم سے ان کے بعید کیا ہے ہمارا سویا نصیب جاگے
کہ جس کو سرکار چاہتے ہیں نوازتے ہیں بلا بلا کے
جب ہوگی محشر میں تیز گرمی کہے گا ہر ایک نفسی نفسی
بجھائیں گے پیاس وہ ہماری شرابِ کوثر پلا پلا کے

ہو زندگی آپ کی منور اندھیرے رہ جائیں ہاتھ مل کر
جو خانۂ دل میں آپ رکھیں نبی کی یادیں سجا سجا کے

درِ مدینہ مجھے ملے بھی یہ رحمتِ دو جہاں کی مرضی
رواں دواں ہوں بہ سوئے طیبہ میں اپنی پلکیں بھگا بھگا کے

کسی کا مصباؔح آسرا ہے نہ کوئی اب ایسا قافلہ ہے
لئے چلے جو مجھے مدینہ بطور جامی چھپا چھپا کے

نعت پاک

از۔ استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

دن ہے آقا کا رات آقا کی
ہے یہ سب کائنات آقا کی

جس پہ شیدا ہے خالقِ کونین
کیسی ہوگی وہ ذات آقا کی

انبیاء و رسل براتی ہیں
ہے انوکھی برات آقا کی

جھوٹ بھی سر جھکا کے کہتا ہے
سچ ہے ہر ایک بات آقا کی

ذہن حیراں ہے عقل ششدر ہے
لکھیں کیا کیا صفات آقا کی

ہوگئے دور رنج و غم سارے
جب پڑھی میں نے نعت آقا کی

کیا ہو غم مفلسی کا اے مصباؔح
سامنے ہے حیات آقا کی

منقبت شریف

از۔استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

جب سے نظر میں آگیا رتبہ مدار کا
پڑھنے لگا جہاں میں قصیدا مدار کا

دامن وسیع ملتا ہے کتنا مدار کا
مکہ مدار کا ہے مدینہ مدار کا

چھن چھن کے آرہا ہے نقابوں سے نورِ حق
مانند آفتاب ہے چہرا مدار کا
عشقِ رسول ملتا ہے عشقِ مدار سے
پانا ہے مصطفٰے کو تو بن جا مدار کا
یہ کہہ رہا ہے آیتِ تطہیر کا نزول
ناپاکیوں سے پاک ہے کنبہ مدار کا
مصباح اس کو زندگی جاوداں ملی
جو خوش نصیب بن گیا زندہ مدار کا

منقبت شریف

از۔ استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

وہ کیسے سمجھے جو محرومِ رتبہ دانی ہے
درِ مدار ولایت کی راجدھانی ہے
مرے مدار نے بخشا ہے ہند کو ایماں
نہ مانے جو اسے یہ اس کی بے ایمانی ہے

ملا ہے جس سے ترا در ہماری ہستی کو
ہر ایک لمحہ حسیں ہر گھڑی سہانی ہے

مہک رہا ہے فضاؤں میں آج بھی آقا
ہر ایک لفظ ترا جیسے رات رانی ہے

ہے ان کی ذات پہ دار و مدار عالم کا
انہیں کے ہاتھوں میں دنیا کی پاسبانی ہے

جو آپ سن لیں تو مصباؔح کو ملے تسکیں
حضور اس کی بڑی دکھ بھری کہانی ہے

آب فرات چلو میں

از۔استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

ہے صرف کہنے کو آب فرات چلو میں
لئے ہے تشنہ دہن کائنات چلو میں

بس ایک جام محبت حسین کا ہے بہت
پیو نہ سات سمندر کو سات چلو میں

دکھائی دے گا سکینہ کی پیاس کا منظر
کرے گی دیکھنا تصویر بات چلو میں
اگر ہے ظرف تو کرب و بلا کے یہ پیاسے
انڈیل دیں گے شرابِ نجات چلو میں
اُچھالا شہ نے جو اصغر کا خون سوئے فلک
اُبھر کے آگئے رنگِ حیات چلو میں
جو یاد کرکے سکینہ کی پیاس مر جائے
تو خضر دیں اُسے آبِ حیات چلو میں
یہ ہیں رسول کے آنسو کہ خون اصغر کا
لئے ہے کیا یہ سمندر صفات چلو میں
حسین ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں بہر دُعا
کہ دو جہان ہیں دسویں کی رات چلو میں
برائے تزکیۂ قلب با ادب مصباح
سمندروں نے لی اُن کی زکوٰت چلو میں

درسِ وفا لینا

از۔ استاذ الشعراء علامہ سید مصباح المراد مداری مکن پوری

دنیائے مسرت کو تم اپنا بنا لینا
کربل کی جو یاد آئے کچھ اشک بہا لینا

دکھلائی دیں مسلم کے معصوم جو دو بچے
اے نہرِ فرات اُن کو سینے سے لگا لینا

پیاسا ہے کئی دن سے چھ ماہ کا اک بچہ
پانی جو کبھی پینا دو گھونٹ بچا لینا

اے لختِ دل زہرا تم حشر کے میداں میں
ہم عصیاں شعاروں کو دامن میں چھپا لینا

سرکار رسالت کے کاندھوں پہ جو بیٹھے تھے
اے کرب و بلا اُن کو آنکھوں پہ بٹھا لینا

تاریخ جو کربل کی نظروں سے کبھی گزرے
کردار سے زینب کے تم درسِ وفا لینا

تم کو نہ ستائے گا مصباؔح غمِ دنیا
تم یادِ حسینی کو سینے میں بسا لینا

نعت پاک

از۔ حضرت علامہ سید شہرت ادیب مکن پوری

جن کے ایمان و دل حوالے ہیں
جو مدینے کے رہنے والے ہیں

چاند پر چھا گئی گھٹا تو لگا
رُخ پہ گیسو حضور ڈالے ہیں

ہم سے اک امتی کا بوجھ ہی کیا
دونوں عالم کو وہ سنبھالے ہیں

بھیک جب تک نہ ان کے در سے ملے
ہم کہاں ہٹ کے جانے والے ہیں

غیب پر جن کے اپنا ہے ایماں
وہ بھی آقا کے دیکھے بھالے ہیں

ہجرِ طیبہ و حسرتِ دیدار
ہم نے دو درد دل میں پالے ہیں
اپنی آنکھیں بچھادے اے شہرت
تیرے سرکار آنے والے ہیں

منقبت شریف

از۔حضرت علامہ سید شہرت ادیب مکن پوری

دلوں میں پیار کس درجہ مدار العالمیں کا ہے
جسے دیکھو وہی شیدا مدار العالمیں کا ہے
صدائیں گونجتی ہیں ہند میں اللہ اکبر کی
جو سچ پوچھو تو یہ صدقہ مدار العالمیں کا ہے
علی بصری حبیب و بایزید حضرت بدیع الدین
بہت ہی مختصر شجرہ مدار العالمیں کا ہے
کوئی اعجاز دیکھے نور والے کی ہتھیلی کا
منور کس قدر چہرا مدار العالمیں کا ہے

مدارالعالمیں کے منکروں کا حشر کیا ہوگا
شفیع حشر سے رشتہ مدار العالمیں کا ہے

نظامی ،قادری، چشتی، سہروردی کہ ہوں نوری
سبھی کو سلسلہ پہونچا مدار العالمیں کا ہے

مرے سرکار نے شہرت نہ چھوڑی سر زمیں کوئی
جہاں دیکھو وہاں چلہ مدار العالمیں کا ہے

نعت پاک

از۔محمد تستعین خاں واقف نستولی قنوج

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

آپ ہیں سارے نبیوں کے بھی پیشوا مصطفیٰ مصطفیٰ ....

آپ کی رفعتِ شان بلغ العلیٰ آپ کا نور سرکار کشف الدجیٰ

آپ پر کیوں نہ ہوں دونوں عالم فدا آپ ہیں میرے آقا حبیب خدا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

آپ آئے جو دنیا میں شاہِ امم منہ کے بل گر پڑے پتھروں کے صنم
ہوگیا پھر سے قائم وقارِ حرم خون رونے لگے سارے جھوٹے خدا
مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے

عصر ہونے لگی جب علی کی قضا آپ نے ڈوبے سورج کو پلٹا دیا
ہے ہر اک چیز پر اختیار آپ کا آپ مختار کونین خیرالوریٰ
مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے

اللہ اللہ وہ رات معراج کی باغِ جنت میں پہونچے جو میرے نبی
حور و غلماں کے لب پر صدا تھی یہی اے حبیب خدا مرحبا مرحبا
مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے

گھر حلیمہ کا ہے رشکِ خلدِ بریں کون آیا نہ جانے یہ اتنا حسیں
جس کی تمثیل دونوں جہاں میں نہیں جب یہ پوچھا گیا بول اٹھی ہے فضا
مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے

شاہِ کون و مکاں اے شفیعِ اُمم کیجئے اپنے واقفؔ پہ چشمِ کرم
اس کو گھیرے ہیں دنیا کے رنج والم اس کی جانب بھی ہو ایک چشم عطا
مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے

نعت پاک

از۔محمد نستعین خاں واقف نستولی قنوج

ساتھ لے کر کرم کا نور آئے
جب جہاں میں مرے حضور آئے

دل سے لیں مصطفیٰ کا نام اگر
بے شعوروں کو بھی شعور آئے

کیفیت دل کی کیا بلال کے تھی
جب مدینے سے چل کے دور آئے

کیوں نہ ہو جائیں ظلمتیں کافور
آپ بن کر جہاں میں نور آئے

سر بہ خم ہوگئے وہ پیش نبی
جو اٹھائے سر غرور آئے

جو مئے عشق مصطفیٰ پی لے
کیف آئے اُسے سرور آئے

یہ مرے مصطفٰے کی محفل ہے
جو یہاں آئے باشعور آئے
نعت پڑھتے ہیں اُن کی جو واقفؔ
کیوں نہ چہرے پہ اُن کے نور آئے

نعت پاک

از۔ محمد نستعین خاں واقف نستولی قنوج

زلف تقدیر کی اِس طرح سنواری جائے
زندگی عشقِ محمد میں گزاری جائے
مجھ گنہ گار کو بھی اپنا بتادیں آقا
جب گنہ گاروں کی فہرست پکاری جائے
آؤ کچھ تذکرۂ شاہِ مدینہ کر کے
زندگی دوستو اب اپنی نکھاری جائے
آپ کا در ہے عطاؤں کا سمندر آقا
ہاتھ خالی نہ کوئی در سے بھکاری جائے

آپ فرمادیں کرم مجھ پہ مدینے والے
سوئے طیبہ کبھی میری بھی سواری جائے

عشقِ آقا میں تڑپتے ہی رہیں ہر لمحہ
کاش سرکار تلک آہ ہماری جائے

ہے تمنا یہی واقفؔ کی رسول عربی
ہر گلی جا کے مدینے کی بُہاری جائے

نعت پاک

از۔ حضرت سید محمد قمر عادل سوز مکن پوری

محشر میں انبیاء کو ضرورت ہے آپ کی
صل علیٰ وہ شانِ رسالت ہے آپ کی

یہ آسماں یہ چاند ستارے ی کہکشاں
سب پر مرے حضور حکومت ہے آپ کی

کس درجہ قیمتی ہے یہ سرمایۂ حیات
میرے غریب دل میں محبت ہے آپ کی

یوسف ہزار بار فدائے جمال ہوں
اے فخرِ کائنات وہ صورت ہے آپ کی

ایمان والے کیوں نہ ادب سے پڑھیں درود
قرآن میں لکھی ہوئی عظمت ہے آپ کی

ممکن نہیں کہ سوز ہو محروم التفات
جب ہر کسی پہ مہر و عنایت ہے آپ کی

نعت پاک

از۔ حضرت سید محمد قمر عادل سوزمکن پوری

کون ایسا آیا ہے آمنہ ترے گھر میں
کس کا یہ اجالا ہے آمنہ ترے گھر میں

جس کی چاند تارے بھی آئے ہیں زیارت کو
عرش کا وہ تارا ہے آمنہ ترے گھر میں

نعمتِ دوعالم بھی تجھ پہ رشک کرتی ہے
دوجہاں کا پیارا ہے آمنہ ترے گھر میں

عظمتیں سدا جس نے پستیوں کو بخشی ہیں
وہ بلند و بالا ہے آمنہ ترے گھر میں

دو جہاں طواف اس کا کر رہے ہیں ہر لمحہ
کعبے کا بھی کعبہ ہے آمنہ ترے گھر میں

مقتدی ہیں سب جس کے مقتدا وہ ہے سب کا
ایسی شان والا ہے آمنہ ترے گھر میں

کائنات کی ہر شے جس پہ جاں چھڑکتی ہے
سوزؔ کا وہ آقا ہے آمنہ ترے گھر میں

نعت پاک

از۔ حضرت سید محمد قمر عادل سوزؔ مکن

نورِ خضریٰ سے دل جگمگا لیجئے
اپنا سینہ مدینہ بنا لیجئے

جو بھی دیکھے محمد کا شیدا کہے
اپنا کردار ایسا بنا لیجئے

چھائی ہو ذہن و دل پر اداسی اگر
نعت صلِ علیٰ گنگنا لیجئے

اس سے پہلے کہ آئے پیامِ اجل
مجھ کو سرکارِ طیبہ بلا لیجئے

دشمنی پر تلا ہے یہ سارا جہاں
اب خبر اے مرے مصطفیٰ لیجئے

آفتابِ قیامت ہے شعلہ فگن
اپنی کملی میں آقا چھپا لیجئے

دور ہو جائیں گی دل کی تاریکیاں
لَو حبیبِ خدا سے لگا لیجئے

عظمتِ دینِ اسلام خطرے میں ہے
متحد ہو کے اس کو بچا لیجئے

پیشِ خضریٰ پہونچ کر ادب شرط ہے
سوزؔ اپنی نگاہیں جھکا لیجئے

نعت پاک

از۔ حضرت سید محمد قمر عادل سوز مکن پوری

جہاں ستم ہی کرے گا چلو مدینے چلیں
یہاں سکوں نہ ملے گا چلو مدینے چلیں

قسم خدا کی وہ مختار ہر دو عالم ہیں
انہیں سے کام بنے گا چلو مدینے چلیں

ضیائیں گنبد خضریٰ کی پا کے دل اپنا
چراغ نور بنے گا چلو مدینے چلیں

ستم کشو ہے سنی بھی کسی کی دنیا نے
تمہاری کون سنے گا چلو مدینے چلیں

بغیر دیکھے تجلی گنبد خضریٰ
چراغ دل نہ جلے گا چلو مدینے چلیں

اسی امید میں بیٹھے ہیں ہم سرِ راہے
کوئی کبھی تو کہے گا چلو مدینے چلیں

ہیں سوزؔ اپنے تو سب ہی مگر مصیبت میں
کوئی بھی ساتھ نہ دے گا چلو مدینے چلیں

منقبت شریف

از۔ حضرت سید محمد قمر عادل سوز مکن پوری

یہ ہر ایک دل کی پکار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے
تجھے ہر غریب سے پیار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے
تو ہے صدرِ محفلِ معرفت ہے دلوں پہ تیری ہی سلطنت
تجھے زیب تاجِ وقار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے
تری یاد حاصلِ سر خوشی ترا ذکر حاصلِ زندگی
ترا نام روحِ قرار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے
یہ دیارِ ہند کی سر زمیں جو بنی ہے دین کا گلستاں
یہ تری ہی لائی بہار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے
جو حریمِ جلوۂ مصطفےٰ تو امین رحمتِ کبریا
ترا قرب تیرا جوار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

دلِ سوز اس پہ ہے مطمئن ترا جدِ اعلیٰ ہے وہ نبی
جو شفیع روزِ شمار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

نعت پاک

از۔ حضرت علامہ مفتی محمد اسرافیل صاحب ساقی مکن پور

نبی کا ذکر کروں تو زبان خوشبو دے
جہاں پہ ذکر نبی ہو مکان خوشبو دے

نصیب ہو جو پسینہ شہِ دوعالم کا
تو ایک فرد نہیں خاندان خوشبو دے

بکھیر دیں جو فضاؤں میں اپنی زلفوں کو
زمین جھوم اٹھے آسمان خوشبو دے

شمیم عشق محمد کی عطر بیزی سے
بلال جیسی اگر ہو اذان خوشبو دے

جو تیرا قرب ہو حاصل حیات بن جائے
ترے فراق میں نکلے تو جان خوشبو دے

تو مسکرادے تو ساری فضا مہک اٹھے
تو بول دے تو یہ سارا جہان خوشبو دے
خمارِ حبِّ نبی کے سرور میں ساقیؔ
اگر ہو بادہ کشی تو دہان خوشبو دے

نعت پاک

از۔ حضرت علامہ مفتی محمد اسرافیل صاحب ساقیؔ مکن پوری

شرف حضوریٔ طیبہ کا بھی عطا کردے
یہ اور حسنِ کرم مجھ پہ اے خدا کردے
جمالِ روئے نبی سے سدا منور ہو
الٰہی دل کو مرے ایسا آئینہ کردے
اسے زمانہ مٹائے گا کیا ستم کرکے
مدینے والا جسے زندگی عطا کردے
بتاؤ کون سخی ہے مرے نبی کے سوا
جو مانگنے سے سوا دے بلا بلا کردے

فضول منتِ چارہ گری بھی کیا کرنا
غمِ نبی ہے کوئی اس کی کیا دوا کردے

اڑا کے لاتی ہے بوئے رسول طیبہ سے
کبھی تو رخ مرے گھر کا بھی اے صبا کردے

تری نگاہ کہاں جامِ جم کہاں ساقیؔ
تو اک نگاہ سے اس رند کا بھلا کردے

نعت پاک

از۔حضرت علامہ مفتی محمد اسرافیل صاحب ساقی مکن پوری

جمالِ روئے محمد کی روشنی لے کر
صبا مدینے سے آئی ہے زندگی لے کر

کمالِ لطفِ الٰہی مرے نبی لے کر
چلے ہیں خلد گنہگار اُمتی لے کر

ارے یہ ارضِ مدینہ ہے پاؤں ہوش میں رکھ
یہاں پہ آتے ہیں جبریل بھی وحی لے کر

نہ جس میں حبِ نبی کا خمار شامل ہو
میں کیا کروں گا بھلا ایسی زندگی لے کر

مجھے غلامیٔ آقا میں جو مقام ملا
کہاں تو پائے گا دنیا کی سروری لے کر

مسرتوں نے مرے بڑھ کے پاؤں چوم لئے
غمِ نبی کو چلا جب خوشی خوشی لے کر

لگا لیا ہے گلے موت کو بھی یہ سن کر
حضور قبر میں آئیں گے روشنی لے کر

چھپا لیا ہے نگاہوں میں میں نے حسنِ ازل
حسین گنبدِ خضریٰ کی سادگی لے کر

اٹھی نگاہِ کرم پیاس بجھ گئی ساقی
درِ نبی سے گیا کون تشنگی لے کر

نعت پاک

از۔علامہ سید شہرت ادیب مکن پوری

رب کی قسم اے میرے آقا یہ سچ ہے
کوئی نہیں ہے آپ کے جیسا یہ سچ ہے
مزمل مدثر یٰسین و طٰہٰ
قرآں کیا ہے ان کا قصیدہ یہ سچ ہے
سارے فرشتے اور نبی باراتی ہیں
اور تم ہو معراج کے دولہا یہ سچ ہے
ذکر چھڑا جب آل نبی کی پاکی کا
کہنے لگا ہر ایک فرشتہ یہ سچ ہے
جب دیکھا فاروقی تیور کاغذ پر
پانی پانی ہوگیا دریا یہ سچ ہے
کنکریاں بوجہل کی ظالم مٹھی میں
پڑھنے لگیں تھیں آپ کا کلمہ یہ سچ ہے

محشر میں آقا کے علاوہ اے شہرت
کوئی نہیں غم خوار کسی کا یہ سچ ہے

شیخ الہند

از۔سیدنا ذوالفقار علی قمر مکن پوری

اے مدارِ دو جہاں زندہ ولی
آپ ہیں شمع شبستانِ علی
فاطمہ ثانی ہیں تیری والدہ
اور علی حلبی ہیں والد باخدا
فاطمہ گلشن کی نورانی کلی
اے مدارِ دوجہاں زندہ ولی
اے بدیع الدین قطب دوجہاں
عظمتوں کا جب ہوا تیری بیاں
مچ گئی فوجِ عدو میں کھلبلی
اے مدارِ دوجہاں زندہ ولی

جھوم اٹھی ہے رحمت پروردگار
جب عقیدت سے پکارا دم مدار
ہر مصیبت ہر پریشانی ٹلی
اے مدار دو جہاں زندہ ولی

مٹ گئے مٹتے ہیں اور مٹ جائینگے
عظمتیں جو آپ کی جھٹلائیں گے
حق پہ باطل کی نہیں ہرگز چلی
اے مدارِ دوجہاں زندہ ولی

نعت پاک

از۔صاحبزادہ سید محمد شبیہ المراد مکن پوری

وہ دربارِ شاہِ اُمم اللہ اللہ
جبینِ ملائک ہے خم اللہ اللہ
ابوبکر فاروق و عثمان و حیدر
وہ یارانِ خیر الامم اللہ اللہ

جنہوں نے ہے کی تم پہ پتھر کی بارش
کیا تم نے ان پہ کرم اللہ اللہ

شفق بن کے چھائے ہیں آنسو فلک پر
حسینی شہادت کا غم اللہ اللہ

جو کعبے میں فاروق نے دی اذاں ہے
تو کہنے لگا ہر صنم اللہ اللہ

اشارے پہ جن کے چلے چاند سورج
جہاں والو اُن کے ہیں ہم اللہ اللہ

بلائیں گے تجھ کو مرادؔ ایک دن وہ
تو دیکھے گا ان کا حرم اللہ اللہ

نعت پاک

از۔ جناب سید ریحان احمد شرر مکن پوری

مدح شاہِ اُمم کیا کریں
کیا کہیں اور رقم کیا کریں

جو ثناء خود ہو اس کی ثناء
ہم سپرد قلم کیا کریں

مستِ میخانۂ مصطفےٰ
حسرت جام جم کیا کریں

جس میں دیدار طیبہ نہ ہو
اس مقدر کو ہم کیا کریں

اشکِ غم بھی میسر نہیں
نذر شاہِ امم کیا کریں

چل دیئے سوئے طیبہ تو پھر
اب غمِ پیچ و خم کیا کریں

خاک طیبہ میں مل کے شرر
اپنے مٹنے کا غم کیا کریں

منقبت شریف

از۔ حضرت قیوم ناشاد فیض آبادی

اہل دل کی ہے نظر میں عظمتِ قطب المدار
خوش نصیبی ہے ہماری طاعتِ قطب المدار

ذرہ ذرہ ہے درخشاں مثل خورشید و قمر
اوج پر ہے آشنائے رفعتِ قطب المدار

کوئی رہتا ہی نہیں ہے نورِ مولیٰ کے سوا
محفل عرش بریں ہے خلوتِ قطب المدار

نشۂ تعظیم سے ہے سرخمیدہ ہر بشر
جلوہ گاہِ عاشقاں ہے تربتِ قطب المدار

شمعِ طیبہ روشنی بکھرا رہی ہے ہرطرف
ہے تجلی کا خزانہ دولتِ قطب المدار

اے خطاکارو چلو پھر باز ہے بابِ کرم
عاصیوں کو ڈھونڈتی ہے رحمتِ قطب المدار

مالکِ ارض وسما نے جڑ دیا ہے آئینہ
رونق افزائے جہاں ہے زینتِ قطب المدار

ان غلامانِ ولی کی قدر مجھ سے پوچھئے
جن کی قسمت میں لکھی ہے خدمتِ قطب المدار

زندہ ہیں آرام فرما جلوہ گاہِ ناز میں
منفرد ہے اولیاء میں وحدت قطب المدار

ہر طرف خوشبو ہے بکھرائے ہوئے بادِ صبا
ہر چمن کو مل رہی ہے نکہتِ قطب المدار

منقبت شریف

از۔حضرت یادر وارثی، کانپور

ایک اک شخص گُلِ نور مکن پور کا ہے
گلستاں نور سے معمور مکن پور کا ہے

آئینہ بن کے نکلتے ہیں یہاں سے پتھر
یہ تو ہر روز کا دستور مکن پور کا ہے

تربیت نے شہ مرداں کی کیا ہے روشن
اس لئے آئینہ مشہور مکن پور کا ہے

آرزو کیوں مجھے بہکانے پہ ہے آمادہ
گل تو گل خار بھی منظور مکن پور کا ہے

قریہ قریہ ہے یہاں کا روشِ باغِ بہشت
گوشہ گوشہ چمنِ حور مکن پور کا ہے

مثلِ خورشید چمکتا ہے اُفق پر اپنے
جو گدا جس جگہ مامور مکن پور کا ہے

شغل دمال ہو، یا طوفِ درِ زندہ مدار
دینِ اسلام ہی دستور مکن پور کا ہے

جانے کس اوج پہ ہے بابِ عطا اے یاور
ہر طرف شور مکن پور، مکن پور کا ہے

منقبت شریف

از۔ حضرت مولانا عبدالقیوم آرم شکوہی سیتاپوری

رب نے بخشا ہے تجھے وہ مرتبہ قطب المدار
در پہ تیرے سر بہ خم ہیں اولیاء قطب المدار

ہر گھڑی ہے یہ ہماری التجا قطب المدار
صدقۂ فیضانِ آقا ہو عطا قطب المدار

سر زمینِ ہند کا باقی نہیں گوشہ کوئی
ہر جگہ فیضان پہونچا آپ کا قطب المدار

آپ کے دست ولایت اور کرامت کے سبب
جانِ من کو مل گئی پھر سے بقا قطب المدار

نعمت ہر دونوں عالم پا گیا وہ بالیقیں
حاضر دربار جو بھی ہوگیا قطب المدار

صدقۂ شاہ شکوہی ہے حقیقت میں آرم
مل گیا مجھ کو درِ شاہ ولا قطب المدار

منقبت شریف

از۔ حضرت علامہ ضیاء القادری صاحب

جہانِ علم و عرفاں کی دوامی یادگار آئے
بدیع الدین قطب الاولیاء قطب المدار آئے

مئے عرفاں کا آنکھوں میں لئے کیف وخمار آئے
گدایانِ درِ میخانۂ قطب المدار آئے

رُخِ حسن آفریں کا آئینہ تھا حسنِ رُخ جن کا
جہانِ حسن میں وہ حسن کے آئینہ دار آئے

خصوصی شان خاصانِ خدا میں حق نے دی ان کو
خدا والے ہیں شاہد خاصۂ پروردگار آئے

ہوئے اقطاب میں اکمل، ہوئے ابرار میں افضل
مشائخ کو نظر ان میں فضائل بے شمار آئے

کمال بیخودی میں حبسِ دم کا شغل تھا ہر دم
نظر اہلِ صفا میں مفتخر شاہِ مدار آئے

جنہیں دستِ قضا نے زندگی جاوداں بخشی
نظر اہلِ نظر کو زندہ وہ زیرِ مزار آئے
براہِ راست ہے جن کو رسول اللہ سے نسبت
اویسی سلسلہ کے وہ شہِ عالی وقار آئے
سلوک و معرفت کے آپ ہیں وہ ہادیٔ کامل
بہت کم آپ جیسے قطبِ عالم نامدار آئے
مداری سلسلہ آفاق میں ہے آپ کے دم سے
بدیع الدین بن کر ہند میں قطب المدار آئے
سیاحت آپ نے دنیا کے ہر خطہ کی فرمائی
نظر عالم کو یہ سیاحِ بزمِ روزگار آئے
بدایوں، کالپی، اجمیر، بغدادِ معلّٰی میں
نظر چلّہ کشیِ خواجہ کے نقش و نگار آئے
مدارِ معرفت تم پر ہے یا خواجہ بدیع الدین
ضیاء بن کر تمہاری بزم میں مدحت نگار آئے

منقبت شریف

از۔ الحاج سید واصف حسین مکن پوری

ترے قصبے میں آکر شہرِ طیبہ یاد آتا ہے
ترا روضہ اگر دیکھوں تو خضریٰ یاد آتا ہے

ہر اک جانب سے طوفانِ الم جب گھیر لیتے ہیں
مدار پاک کے در کا سفینہ یاد آتا ہے

نصیبہ دیکھ کر کہتی ہیں اپنے لال کا چہرہ
مرے قطبِ جہاں کا ہے یہ صدقہ یاد آتا ہے

جو کوئی چھیڑتا ہے تذکرہ رشد وہدایت کا
ہمیں سرکار کا ہر ایک چلّہ یاد آتا ہے

نظر والے یہ کہتے ہیں بچشمِ شیخ لاہوری
مدار پاک کو دیکھو تو کعبہ یاد آتا ہے

تلاوت آیۂ تطہیر کی کرتا ہے جو دل سے
مدارالعالمیں کا اس کو کنبہ یاد آتا ہے

کسی کا بھی وسیلہ جب نہ کام آئے تو اے واصف
مجھے قطب دوعالم کا وسیلہ یاد آتا ہے

منقبت شریف

از۔حضرت مولانا محمد جمیل احمد چشتی پھپھوند شریف، ضلع اوریا

فلک پر جگمگائے گی مدار پاک کی چادر
فضا میں رنگ لائے گی مدار پاک کی چادر
چلے آئیں گے کھنچ کر سایۂ رحمت میں سب عاصی
کرشمہ یہ دکھائے گی مدارِ پاک کی چادر
عقیدت سے اگر چومو تو دعویٰ ہے مرا لوگو!
کہ بینائی بڑھائے گی مدارِ پاک کی چادر
غلامانِ بدیع الدین کو جنت میں جانے دو
یہی مژدہ سنائے گی مدارِ پاک کی چادر
لحد کی ظلمتوں کا ڈر نہیں ہے ناتواں دل کو
چراغ حق جلائے گی مدار پاک کی چادر

جمیلؔ احمد نہ غم کر تو حساب روزِ محشر کا
سرِ محشر بچائے گی مدار پاک کی چادر

☆☆☆

(شہنشاہ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ)

بیا کہ اوجِ کمالات را ظہور ایں جاست
بیا کہ مرجع ہر قیصر و قصور ایں جاست
جناب اقدس شاہنشہِ مدارِ جہاں
بپائے دیدہ بیاؤ بیں کہ نور ایں جاست

(ترجمہ "نیاز بابا مکن پوری)

ہر اوج ہر کمال کا مظہر ہے اِس جگہ
امیدگاہ شاہ و تونگر ہے اِس جگہ
آنکھوں کے بل جوارِ مدارِ جہاں میں آؤ
دیکھو کہ نورِ خالقِ اکبر ہے اِس جگہ